Regd. No. L. 5254 بسم اللہ الرحمٰن الرحیم رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

## اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۵ جولائی (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ!

لاہور ۱۷ جولائی۔ مکرم ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب کی والدہ صاحبہ کا کل پتھری کا اپریشن ہو رہا ہے۔ آپ میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل کے ماتحت اپریشن کامیاب کرے اور صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے۔ آمین۔

## مسجد احمدیہ لاہور زیر مرمت ہے

احمدی خواتین تشریف نہ لائیں

چونکہ آجکل جامع مسجد احمدیہ لاہور کی مرمت ہو رہی ہے اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ احمدی خواتین نماز جمعہ کے لئے آج تشریف نہ لائیں۔

(جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ لاہور)

# چودھری محمد ظفر اللہ خاں کی قومی و ملی اور اسلامی خدمات کو کسی صورت نظر انداز نہیں کیا جا سکتا

## "زمیندار" کی "ظفر اللہ دشمنی" حد درجہ کمزور اور سر تا سر جنونی دلائل پر مبنی ہے

### وزیر خارجہ کی مخالفت میں روزنامہ "زمیندار" کی مذموم روش پر ہفت روزہ "ساغر" کا اداریہ!

ہفت روزہ "ساغر" کراچی نے اپنی ۱۶ جولائی کی اشاعت میں "ظفر اللہ خاں کی مخالفت اور زمیندار" کے زیر عنوان ایک زوردار مقالہ افتتاحیہ شائع کیا ہے۔ جس میں آنریبل چودھری محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان کی شاندار اسلامی خدمات کو سراہتے ہوئے روزنامہ "زمیندار" لاہور کی اندھی مخالفت پر کڑی نکتہ چینی کی ہے اور اس امر پر زور دیا ہے کہ احمدیوں سے نظریاتی اختلاف کی بنا پر چودھری محمد ظفر اللہ خاں کی خدمات پاکستان کو کسی حال میں بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اخبار مذکور کا مکمل اداریہ ذیل میں شائع کیا جا رہا ہے:۔

"آج پاکستان اور مصر میں مفتی مصر کا یہ فتویٰ ہر جگہ موضوع بحث بنا ہوا ہے جس میں یہ کہا گیا ہے کہ "قادیانی" جماعت کو اسلام سے کوئی تعلق نہیں اور پاکستان چودھری محمد ظفر اللہ خاں کو وزارت خارجہ سے الگ کر دے۔ پاکستان میں ہر شخص یہ محسوس کر رہا ہے کہ مفتی مصر نے اپنی کوتاہ نظری اور اسلام دشمنی کا ثبوت دیا ہے مفتی مصر کو پاکستان کے اندرونی معاملات میں دخل دینے کا کوئی حق نہیں تھا۔

پاکستان میں وہ طبقہ بھی جو اس مفتی کی طرح وسعت نظر سے محروم ہے محض "قادیانیت" کی مخالفت کی بنا پر کہہ رہا ہے کہ وزارت خارجہ سے چودھری صاحب موصوف کو الگ کر دیا جائے۔ ایسے حضرات بصیرت سے اس درجہ کورے ہیں کہ ان کے شعور پر رحم آتا ہے۔ ایسے لوگ سیاسی امور پر اظہار خیال سے گریز نہیں کرتے اور وہ کی نگاہ ایک لمحے کے لئے بھی اپنے افلاس علم و عقل کا جائزہ نہیں لیتی۔

مفتی مصر کے اس فتوی کا حشر مصر میں یہ ہوا ہے کہ اس کی دھجیاں مصری اخبارات نے ہی فضائے آسمانی میں بکھیر دی ہیں۔

ملا ازم جس طرح مسلمانوں کو گمراہ کر رہی ہے اس پر کسی تبصرے کی ضرورت نہیں۔ اس فتوے پر تبصرہ کرتے ہوئے مصری اخبار "النداء" لکھتا ہے:

"مفتی مصر کو جو تنخواہ ہر ماہ حکومت سے ملتی ہے اس کا بیشتر حصہ حکومت میخانوں سے حاصل کرتی ہے۔ ان ہی خانوں کا کام عیش پسند مردوں اور عورتوں کے لئے موزوں فضا و ماحول کی بہم رسانی ہوتا ہے۔ اسلامی مصر میں ایسے مردوں اور عورتوں پر کبھی سنگباری نہیں کی جاتی۔"

"النداء" کے علاوہ تمام مصری اخبارات نے چودھری سر محمد ظفر اللہ خاں کی خدمات کی تعریف کی ہے اور انہیں دنیائے اسلام کا ہیرو قرار دیا ہے اقوام متحدہ میں پاکستان کے مسئلہ کشمیر مصر کے مسئلہ نہر سویز و سوڈان، عرب لیگ کے مسئلہ فلسطین، ایران کے مسئلہ تیل اور لیبیا و تیونس کے مسئلہ آزادی پر چودھری ظفر اللہ خاں نے جو پر مغز تقریریں کی ہیں وہ اپنی جگہ بے مثل ہیں یہ ان کی بلند پایہ قانون دانی، دلکش خطابت اور نقطہ نظر کی قوت اور معقولیت کا ثبوت ہے کہ ساری دنیائے اسلام انہیں اپنے حقوق کا ترجمان و محافظ سمجھتی ہے اور انکی شخصیت پر فخر کرتی ہے

مصری اخبارات کے زور احتجاج سے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت مصر بھی اپنی پوزیشن کی وضاحت بہت جلد کرے گی۔

ہر پاکستانی اس پر فخر محسوس کرتا ہے کہ سارا عالم اسلام ہمارے وزیر خارجہ کا احترام کرتا ہے لیکن خود پاکستان میں "زمیندار" لاہور ایسا اخبار ہے جو اپنے آپ کو اگرچہ بطل حریت کہتا ہے لیکن کمزور اور جنونی دلائل سے اپنی "ظفر اللہ دشمنی" کے لئے مشہور ہو چکا ہے "قادیانیت" کی مخالفت زمیندار برسوں سے کر رہا ہے۔ اس اخبار کا ادارتی شعور سالہا سال سے اس مخالفت کی وجہ سے خود ایک ایسی جنونی کیفیت کا شکار ہو گیا ہے کہ شاید وہ ان تمام مصری اخبارات کو بھی گالیاں دینے پر اتر آئے جنہوں نے ظفر اللہ خاں کی تعریف کی ہے۔

زمیندار نے اپنی اشاعت مؤرخہ ۶ جولائی میں مولانا ظفر علی خاں کا یہ پیغام شائع کیا ہے کہ پاکستان میں "مرزائیوں" کو اقلیتی فرقہ قرار دیا جائے اور ظفر اللہ خاں کو وزارت خارجہ سے برطرف کر دیا جائے۔ مولانا ظفر علی خاں اپنے دور کے بہت بڑے صحافی ہیں اور ان کے خامہ گوہر نگار نے اردو ادب کو بلند پایہ شہ پاروں سے مالا مال کیا ہے۔ لیکن یہ دونوں باتیں انہوں نے بغیر سوچے سمجھے کہی ہیں جہاں تک "قادیانی" عقائد کا تعلق ہے تمام مسلمانوں کو ان سے اختلاف ہے لیکن کسی اسلامی ملک میں کسی دوسرے ایسے فرقے کو جو بنیادی طور پر مسلمان کہلاتا ہے آپ اقلیت کیسے قرار دے سکتے ہیں "قادیانی" حضرات کو مسلم لیگ کی ممبرشپ کی اجازت تھی جیسا کہ قائد اعظم علیہ الرحمۃ کے مندرجہ ذیل خط مؤرخہ ۸ جون ۱۹۴۴ء سے ظاہر ہے:۔

"ہمارے آئین کے مطابق آل انڈیا مسلم لیگ کی پرائمری برانچ کے ہر امیدوار کو مذہباً "مسلمان" برطانوی ہندوستان کا باشندہ اور عمر میں ۱۸ سال سے کم نہیں ہونا چاہیئے۔"

معاصر زمیندار "مرزائیوں" کی جو مخالفت کر رہا ہے اس کا سارا انحصار اس جذبۂ نفرت پر ہے جو وہ سالہا سال سے رکھتا چلا آ رہا ہے۔ مولانا ظفر علی خاں کی طرف سے ظفر اللہ خاں کی برطرفی کا مطالبہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ "قادیانیت" کے لئے اپنے جذبۂ نفرت سے

(باقی صفحہ ۸ کالم ۳ پر دیکھیے)

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل۔ایل۔بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

# الفضل کا خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نمبر

## احرار کے پھیلائے ہوئے فتنہ انگیز مغالطوں کے جواب میں

### ۲۵ جولائی ۱۹۵۲ء تک شائع ہوگا

(۱) بزرگانِ وائمہ سلف کے بیان کردہ خاتم النبیین کے معانی اور عقائد (۲) جماعت احمدیہ کا عقیدہ کہ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں"۔ (۳) احرار کے سیاسی اعتراضات کا جواب (۴) احرار کی فتنہ انگیزیوں سے تار ہلانے والا کون ہے؟ (۵) احرار کا سیاسی شور و شر کی غرض و غایت بے نقاب کرکے پاکستان کے بہی خواہان کو حقیقت سے آگاہ کیا جائے گا۔ ۲۴ صفحات ہوں گے۔ اہل قلم اصحاب ان میں سے کسی موضوع پر جو مضمون لکھیں اور جلد از جلد ارسال کر دیں وقت بہت تھوڑا ہے۔

پرچہ کی اشاعت زیادہ کرنے کے لئے قیمت ۲ر برائے نام رکھی گئی ہے۔ جو دوست اشاعت کے لئے پرچہ لیں انہیں ۲ر میں پرچہ دیا جائے گا۔

جماعت کے عہدہ داران وقت کی اہمیت کے پیش نظر ابھی سے حلقہ اشاعت وسیع کرنے کی سکیم بنالیں اور مطلوبہ تعداد سے دفتر ہذا کو جلد اطلاع دیں۔

ایسے احباب جو خود پرچہ تقسیم نہ کر سکتے ہوں۔ وہ اپنی طرف سے اعانت کی رقم دفتر ہذا میں بھجوا دیں اور ان شہر خاد کے اسماء سے بھی مطلع فرمائیں۔ جن کو وہ پرچہ بھیجنا چاہتے ہوں۔ دفتر ہذا بذریعہ ڈاک رعائتی شرح (۲ر فی پرچہ) میں پرچہ بھجوا سکتا ہے۔ جبکہ عام شرح سے ۸ر خرچ ڈاک ہوگا۔ اس خرچ کی بچت احباب کو ہو سکتی ہے۔

احباب کرام کو اس کی اشاعت میں عملی طور پر اور رقوم اعانت بھیجکر ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے۔ اس موقع پر کہ طبائع میں تلاش حق کا جذبہ موجزن ہے۔ پرچہ کی اشاعت بے حد مفید اور احباب کرام کے لئے ثواب کا موجب ہوگی

(ایڈیٹر و مینیجر الفضل)

# الفضل کا خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نمبر

ہر محب وطن پاکستانی موجودہ احراری ایجی ٹیشن کے اسباب جاننے کے لئے روزنامہ الفضل لاہور کے مطالعہ کا اشتیاق رکھتا ہے اور الفضل کی خریداری میں ہر روز اضافہ ہو رہا ہے۔

ہم نے احباب کی خواہش کی تکمیل کیلئے فیصلہ کیا ہے کہ اس سلسلہ میں ضروری مضامین یکجائی طور پر خاتم النبیین نمبر کی صورت میں شائع کئے جاویں تاکہ وقت کی اہم ضرورت پوری ہو سکے۔ آپ اندازہ فرما سکتے ہیں کہ اس قسم کے خاص نمبر میں آپ کا اشتہار کس قدر مفید نتائج پیدا کر سکتا ہے۔ اس کی زیادہ وضاحت کی ضرورت نہیں عام اشاعت کے علاوہ یہ خاص نمبر ہزاروں کی تعداد میں ملک کے طول و عرض میں اشاعت پذیر ہوگا۔

اسلئے آپ اس موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیں اور بواپسی اپنے اشتہار کا مسودہ اور اجرت اشتہار ارسال فرما کر اس نمبر میں جگہ ریزرو کروالیں۔ وقت بہت کم ہے اور یہ پرچہ ۲۰ جولائی ۱۹۵۲ء کو تیار ہو کر پریس میں چلا جائے گا (انشاء اللہ تعالےٰ) اسلئے مسودہ یا چربہ اشتہار اور اجرت اشتہار بھجوانے میں فوری اقدام کر کے اپنے کاروبار کو فروغ دینے کے خاص موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔

(منیجر اشتہارات الفضل لاہور)

# ترانۂ احرار

ہماری زندگی شورش سراسر ۔۔۔ ہمارا دین و ایماں فتنہ وشر
گلابازی ہیں ہیں رسوائے عالم ۔۔۔ ہر اک تقریر اپنی تیر و نشتر
شریفوں سے نپٹنے کے لئے ہے ۔۔۔ لغت دشنام کی نوکِ زباں پر
مزا آتا ہے کیسا ۔ کیا بتائیں! ۔۔۔ مسلمانوں کو آپس میں لڑا کر
تمہیں اس بات پر کیا فخر کم ہے ۔۔۔ کہ تم جلسوں کے ہم ایسے ہیں لیڈر
سنو اے دوستو! یہ قادیانی ۔۔۔ ہر اک میداں سے آتے ہیں مظفر
ہمیں افسوس یہ ہے منہ کی کھائے ۔۔۔ ہمیشہ یہ ہمارا لاؤ لشکر
بھلا یہ چند تنکے چیز کیا ہیں ۔۔۔ ہے ٹھاٹھیں مارتا اپنا سمندر
اذانیں دے رہے ہیں چار سُو میں ۔۔۔ جلا دو مسجد و محراب و منبر
زمیں پر نام لیتے ہیں خدا کا ۔۔۔ زمیں میں گاڑ دو ان کو پکڑ کر
درودوں سے فضا معمور سی ہے ۔۔۔ اسے دشنام سے کر دو مکدّر
کہیں جلسہ کریں گڑبڑ مچاؤ ۔۔۔ بجاؤ تالیاں سیٹی ۔ کنستر
سنائیں گر تمہیں قرآں کی باتیں ۔۔۔ جواب اس کا ہے گالی ۔ اینٹ پتھر

غرض اے غازیو غلبہ کی خاطر
نہیں حربہ کوئی والغوا سے بہتر

عبدالمنان ناہید

---

کیا آپ کے ہاں کوئی خوشی کی تقریب ہے؟ اس تقریب پر مساجد بیرون کی تحریک میں حسب توفیق رقم ادا فرمائیں!

---

## سالانہ اجتماع ۵۲ء کی تجاویز

سالانہ اجتماع ۱۹۵۲ء کے پروگرام کے متعلق اگر آپ کوئی مفید تجویز پیش کرنا چاہیں تو مقامی مجالس سے مشورہ کے بعد ایک ہفتہ کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔ تاکہ پروگرام کو ترتیب دیتے وقت آپ کی تجویز پر بھی غور کر لیا جائے۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

## دعائے مغفرت

میرزا میراں بخش صاحب ساکن ڈسکہ ضلع سیالکوٹ جو پرانے صحابہ میں سے تھے امین آباد ضلع گوجرانوالہ میں وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ جنازہ پڑھنے والے دوست بہت کم تھے احباب جنازہ غائب ادا فرمائیں اور دعائے مغفرت فرمائیں

(مبارک احمد امین آبادی)

روزنامہ —— الفضل —— لاہور
مورخہ ۱۸ جولائی ۱۹۵۲ء

# ہرگز نہ میرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق

(۱)

ذیل میں ہم مودودی صاحب کے ترجمان روزنامہ "تسنیم" سے ایک ادارتی نوٹ درج کرتے ہیں ملاحظہ ہو۔

## "نہائت شرمناک"

ایک معاصر نے اطلاع دی ہے کہ میو ہسپتال کے منتظمین نے ایک لاوارث مریض کو عین نزع کی حالت میں ہسپتال سے نکال کر سڑک پر ڈال دیا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ پہلے اس مریض کو منتظمین نے مسلم لیگ کے دفتر میں بھجوا دیا تھا۔ تاکہ لیگ اس کا کوئی انتظام کر دے۔ مگر مسلم لیگ نے اسے واپس کر دیا۔ اور ہسپتال والوں نے اسے باہر پھنکوا دیا۔

اگر یہ خبر صحیح ہے تو نہائت شرمناک ہے اس سے نہ صرف ہماری واحد نمائندہ قومی جماعت کے اخلاق کا پتہ چلتا ہے۔ بلکہ صوبے کے سب سے بڑے ہسپتال کے منتظمین کی ذہنیت بھی آشکارا ہوتی ہے اس سے بڑھ کر سنگدلی اور کیا ہو سکتی ہے کہ ایک دم توڑتے ہوئے انسان کو اس لئے باہر پھنکوا دیا جائے کہ وہ لاوارث ہے۔ کیا ایک اسلامی ریاست کے ایک شہری کی یہی قدر و قیمت ہے؟ ممکن ہے کہ ہسپتال کے منتظمین کہیں کہ ہمارے ہاں لاوارث لاشوں کی تجہیز و تکفین کا کوئی انتظام نہیں ہے مگر کیا ہسپتال کی حدود میں انسانی ہمدردی بھی باقی نہیں رہی۔ جس سے کام لے کر مریض کو کم از کم اس وقت تک ہسپتال میں رہنے دیا جاتا۔ جب تک کہ اپنی جان جان آفریں کے سپرد نہیں کر دیتا۔

پھر اس جماعت کا یہ رویہ بھی افسوس کے قابل ہے۔ جو اپنے آپ کو پوری قوم کی نمائندگی کا اجارہ دار سمجھتی ہے۔ کیا یہ اجارہ داری صرف زندہ اور صحت مند انسانوں تک محدود ہے؟ دم توڑنے والے لاوارث مریضوں کے بارے میں اس پر کوئی فرض عائد نہیں ہوتا؟ بہت ممکن ہے کہ جس مریض کو مسلم لیگ نے ریڑھی پر لدوا کر اس لئے ہسپتال بھیجدیا۔ کہ وہ سڑک کے کنارے جان دے۔ اس نے کبھی اس کا جھنڈا اٹھایا ہو اس کے لئے نعرے لگائے ہوں۔ اور اسے اقتدار کی مسند پر بٹھانے کے لئے جان و مال کی بازی لگائی ہو۔"

(تسنیم ۱۸ جولائی ۱۹۵۲ء)

(۲)

کل صبح ہی صبح ملک نصر اللہ خان عزیز مدیر "تسنیم" سے جو مودودی صاحب کی اسلامی جماعت کے نہائت متقدر رکن ہیں۔ اور جنہوں نے علمائے اسلام کی گذشتہ کنونشن میں جس میں احمدیوں کے خلاف مطالبات کئے گئے ہیں مودودی صاحب کی طرف سے نہائت سرگرم اور نمایاں حصہ لیا فون پر ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ آپ یہ دریافت فرمانا چاہتے تھے۔ کہ جو حوالہ روزنامہ زمیندار وغیرہ اخبارات میں شائع ہو رہا ہے۔ کہ امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے کسی انگریز سے اپنی جماعت کے اقلیت قرار دیئے جانے کی خواہش کی تھی وہ ٹھیک ہے یا نہیں۔ ہم نے انہیں بتایا کہ یہ حوالہ سراسر محرف و مبدل ہے۔ اصل عبارت سے وہ بات نہیں نکلتی۔ جو دشمنان احمدیت پھیلانا چاہتے ہیں۔ عبارت میں لفظ اقلیت تک موجود نہیں۔ یہ حوالہ سازوں کی ایجاد بندہ ہے۔ اور یہ سراسر افترا ہے کہ امام جماعت احمدیہ نے کبھی ایسی خواہش کسی انگریز سے کی ہو۔ ہم نے انہیں اس ماحول سے روشناس کرایا جس میں امام جماعت احمدیہ نے وہ الفاظ فرمائے تھے۔ اور جن کو محرف و مبدل کر کے یہ لوگ پیش کر رہے ہیں۔

یاد رہے کہ ہم نے اس امر کی وضاحت الفضل ۱۶ جولائی ۱۹۵۲ء میں ایک ادارتی نوٹ "جھوٹا الزام" کے زیر عنوان کر دی ہے جو آٹھویں صفحہ پر شائع ہوا ہے۔ خیر۔ باتوں باتوں میں ملک نصر اللہ خاں عزیز نے ہم پر رحم کھا کر اور کمال شفقت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ اب آپ لوگوں کو اپنے موقف میں ذرا تبدیلی کر لینی چاہیئے۔ جو حالات حاضرہ سے مطابقت کھاتا ہو۔ مثلاً جیسا کہ جماعت لاہور کا موقف ہے۔ ان کی پوزیشن زیادہ محفوظ ہے۔ ہم نے اس کا جواب عرض کیا کہ حالات سے ڈر کر ہم اس بات کو کس طرح بدل سکتے ہیں۔ جس کو ہم حق سمجھتے ہیں۔ یہ ایمان کا معاملہ ہے اس کے بعد ہم نے یہ بھی عرض کیا کہ ویسے یہ کفر و ارتداد کا مسئلہ بہت نازک ہے۔ آپ پر بھی تو فتوے لگے ہوئے ہیں۔ اور ہاں شیعوں کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ ملک صاحب کہنے لگے کہ وہ بھی آپ لوگوں کے ساتھ ایک لائن میں ہیں۔ عرض کیا کہ پھر ان کا سوال بھی ہمارے ساتھ ہی کیوں نہیں حل کیا جاتا؟ کیا یہ آپ لوگوں کی بزدلی نہیں۔ کہ ایک ایک کو الگ الگ پھاڑ کر تخویف و ترہیب کی جاتی ہے۔ کیا یہ بہتر نہیں ہے کہ شیعوں سنیوں حنفیوں۔ اہل بدعت۔ چکڑالویوں۔ اہلحدیث سب پر تو کفر کے فتاوے موجود ہیں۔ سب کا دھندا ایک ہی دفعہ ختم کر دیا جائے۔ اسپر ملک صاحب ذرا کچھ سوچ میں پڑ گئے۔ ہم نے عرض کیا کہ اس پٹاری سے ڈھکن اٹھایا گیا تو سانپ ہی سانپ باہر نکلیں گے۔ بات چیت ختم ہوئی السلام علیکم و علیکم السلام اور فون کا ریسیور رکھ دیا گیا۔

(۳)

یاد رہے کہ جماعت اسلامی نے اپنی مجلس شوریٰ کے اجلاس میں ایک قرارداد پاس کی ہے۔ جس میں احمدیوں کو ختم نبوت کا منکر ٹھہرا کر خارج از اسلام قرار دیا ہے۔ البتہ ازراہ رحم فرمایا ہے کہ ابھی ٹھہرو ذرا پاکستان میں اسلامی نظام قائم ہو لینے دو ؎

ٹھہرو ٹھہرو کہ نکل جائے مری جان حزیں
میں تو رخصت نہ ہوا آپ کی رخصت کیسی؟

آپ ہمیں ایک مریض سمجھتے ہیں۔ جس کا حقیقی علاج ہے "اسلامی نظام" اس لئے آپ نے ہمیں فون پر ایسے موقف میں ذرا تبدیلی کر لینے کا ڈوز پلایا تھا۔ مگر جب مریض ہلاکت کو آپ بلا رہا ہو تو ہسپتال والے یہی کر سکتے ہیں تاکہ مریض کی چارپائی اٹھا کر پہلے تو مسلم لیگ کے دفتر میں بھیجدیں اور جب مسلم لیگ قبول نہ کرے تو چارپائی باہر ڈال دیں۔ تاکہ مریض مر جائے۔ تو ہسپتال والوں پر الزام نہ آئے۔ مودودی صاحب کی اسلامی جماعت کی مجلس شوریٰ کی قرارداد سے جو احمدیوں کے خلاف پاس کی گئی۔ اس سے یہی نتیجہ نکل سکتا ہے نا؟

مودودی صاحب کی جماعت کی مجلس شوریٰ کی اس قرارداد کا مقصد یہ ہے۔ کہ جب اسلامی حکومت احمدیوں کو ذمی قرار دے دیگی تو حکومت ان احمدیوں کو جنہوں نے نو احمدیت قبول کی ہے۔ خونی مولویوں کے شریعتی قانون کے مسئلہ "قتل مرتد" کے مطابق قتل کروا دے گی۔ اور باقیوں کو صرف اپنے فرقے یا دوسرے ذمیوں کو تبلیغ کا حق ہو گا۔ وہ کسی مودودیئے کو احمدی نہیں بنا سکیں گے۔ کیونکہ حکومت احمدیت قبول کرنے والے کو مرتد قرار دے کر فوراً قتل کروا دیگی۔ جب یہ بندشیں قائم ہو جائیں گی تو احمدیت کے مریض خود پاکستان سے ختم ہو جائیں گے ہسپتال پر بھی کوئی الزام نہ آئے گا۔

اب ذرا "تسنیم" کے اس ادارتی نوٹ کو دوبارہ پڑھ جائیے۔ اور متذکرہ بالا قرارداد کی روشنی میں خونی ملا کی رحمدلی کا اندازہ لگایئے کہ جب آپ نوٹ پڑھتے ہیں تو آپکو ہسپتال والوں کے رویہ پر کتنا غصہ آتا ہے؟ واقعی کتنا شرمناک ہے کہ مریض کی چارپائی اٹھا کر پہلے تو اسے مسلم لیگ کے دفتر بھجوا دیا۔ تاکہ لیگ اس کا کوئی انتظام کر دے لیکن مسلم لیگ نے اسے واپس کر دیا۔ اور ہسپتال والوں نے اسے باہر پھنکوا دیا۔

اس طرح احراری وغیرہ زور لگا رہے ہیں کہ احمدیوں کو "مسلم لیگ" کے دفتر میں بھیجدیا جائے۔ مگر ان کے حلیف منیف مودودی صاحب اپنے دینی ہسپتال میں تیار بر تیار بیٹھے ہیں کہ اگر مریض مسلم لیگ کے سر پر چڑھ کر بارنہ بولا۔ تو ہم اسلامی حکومت کے ذریعہ اس کی چارپائی باہر سڑک پر ڈلوا دیں گے۔

کتنا رحیم و کریم ہے یہ آجکل کا سیاسی ملّا؟ دین کا معاملہ ہے بجا اگر یہی تو کیا کرے کیا اسکے دل میں انسانی ہمدردی بھی نہیں؟ بابا کس طرح ہو شریعت ہے کوئی خالہ جی کا گھر ہے اگر سیاسی ملا "قتل مرتد" کا مسئلہ چھوڑ دے۔ تو دین اسلام کا باقی رہ کیا جاتا ہے۔ یہی تو اسلامی قانون کی جان ہے کہ

کوئی لاکھ کلمہ شریف لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ پڑھ کر چیخے اور لاکھ کہے کہ میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتا ہوں کچھ پروا نہ کرو وہ کافر و مرتد ہے۔ اسلام سے باہر ہے۔ اس کی چارپائی اٹھا کر مسلم لیگ کے دفتر لے جاؤ۔ اگر وہ واپس کر دے۔ تو ہسپتال سے باہر سڑک پر رکھ دو۔ تاکہ ہسپتال کے منتظمین پر الزام نہ آسکے۔

اور مسلم لیگ! تو ہمارا فتوےٰ یہ ہے کہ مسلم لیگ کو بھی دین کا پاس کرنا چاہیئے۔ اور مریض کے خلاف قرارداد پاس کرنا چاہیئے۔ اور ریڑھی میں لاد کر ہسپتال واپس بھیجدینا چاہیئے۔ کہ وہ سڑک کے کنارے جان دے خواہ ہزار

"اس نے کبھی اس کا جھنڈا اٹھایا ہو اس کے لئے نعرے لگائے ہوں اور اسے اقتدار کی مسند پر بٹھانے کے

لئے جان ومال کی بازی لگائی ہو۔"

قائداعظم نے محض فریب سے پاکستان بنانے کے لئے احمدیوں کے ووٹ لئے تھے۔ اور ظفراللہ خان کو وزیرخارجہ بنایا تھا۔ اور احمدیوں کو لیاقت علی خان نے بھی فریب ہی سے گزشتہ انتخابات میں مسلم لیگ کے ٹکٹ پر کھڑا کیا تھا۔ یہ سب فریب تھا۔ اب مسلم لیگ کو بھی ہماری طرح یہی نعرہ لگانا چاہیئے۔

احمدیت مردہ باد

ظفراللہ خان مردہ باد

اور چارپائی واپس کرنا چاہیئے۔ تاکہ ہم اسے مرتد اور ذمی قرار دے کر سڑک پر ڈالدیں۔

خونی مولوی . . . . . نیم حکیم کتنے رحمدل لوگ ہوتے ہیں؟

## مگر

ان نیم حکیم خونی ملاؤں کو یہ شناخت کہاں کہ یہ مریض ہی نہیں انہیں کیا پتہ کہ مسیح موعود علیہ السلام نے اس کو مردوں سے زندہ کرکے زندہٴ جاوید بنادیا ہے۔ انہیں کیا خبر ہے کہ

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است برجریدۂ عالم دوام ما

## خاتم النبیینؐ زندہ باد

# اندھے کا لٹھ

احراری تو جو ہیں سو ہیں ذرا روزنامہ زمیندار کے مسئول اختر علی خان ولد مولوی ظفر علی خان ولد منشی سراج الدین خان کو دیکھئے کہ کس طرح اپنے باپ دادا کا نام روشن کرتا چلا جارہا ہے۔ اور رکتا ہی نہیں۔ گویا اندھے کے ہاتھ میں لٹھ دے دیا گیا ہے۔ نہ اپنے دیکھتا ہے نہ بیگانے بس گھمائے چلا جاتا ہے۔ چنانچہ مورخہ ۱۸ جولائی ۱۹۵۲ء کے زمیندار میں

"الحاج خواجہ ناظم الدین کے نام کھلی چٹھی"

کے نام سے خواجہ ناظم الدین کو لکھا ہے کہ

"خواجہ صاحب! جب پاکستان کے مسلمان چوہدری ظفراللہ کی ذات پر اعتراض کرتے ہیں تو اس کے یہ معنے نہیں ہیں۔ کہ ان کو پارٹی لیڈر پر اعتماد نہیں ہے۔ یا وہ "مشترک ذمہ واری" کے اصول سے بے خبر ہیں۔ پاکستان کے عوام کو مسلم لیگ وزارت کی حکمت عملی سے پورا اتفاق ہے۔ لیکن ان کا مطالبہ یہ ہے کہ چوہدری ظفراللہ کے مخصوص معتقدات کی بنا پر چونکہ قوم کو ان کی ذات پر اعتماد نہیں ہے۔ اس لئے بہتر یہی ہے۔ کہ ان کو موجودہ عہدے سے سبکدوش کردیا جائے۔ تاکہ کسی ایسے آدمی کو آگے آنے کا موقعہ مل سکے۔ جو پارٹی اور پاکستان کا پوری طرح وفادار ہو۔"

(زمیندار ۱۷ جولائی ۵۲ء لاہور)

چٹھی کو ان الفاظ سے شروع کیا گیا ہے۔

"جناب خواجہ صاحب قبلہ دام اقبالکم

السلام علیکم

مسلم لیگ اور پاکستان سے آپ کی والہانہ شیفتگی دلبستگی اور ارادت محتاج تعارف نہیں۔ آپ کو ملت اسلامیہ نے حضرت قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کا جانشین مقرر کیا۔ اور آپ نے خود بھی اپنے جذبۂ خلوص ووفا اور احساس فرض شناسی سے ثابت کردیا کہ آپ اس رتبہ بلند کے ہر لحاظ سے اہل ہیں۔ آپ ایک متدین قائم اللیل اور صائم الدہر بزرگ ہیں۔ اور آپ کا زہد وورع دیکھ کر قرون اولےٰ کے مسلمانوں کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی شخصیت اور ذات والاصفات پر پاکستان کے ہر شہری کو بجا طور پر ناز ہے۔ اور آپ کو

*Gentleman Premier*

"شریف النفس وزیراعظم" کا لقب دیا گیا ہے آپ نے پاکستان کے وزیراعظم اور مسلم لیگ کے صدر کی حیثیت سے ملک وملت کی جو قابل قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ تاریخ ان کو کبھی فراموش نہیں کرسکتی۔ مجھے آپ کی مصروفیات کا بخوبی علم ہے۔ لیکن اس وقت ملک کو جو اہم قومی مسئلہ درپیش ہے۔ اس پر چونکہ پاکستان کی وحدت وسالمیت اور امن وامان کا دارومدار ہے۔ اس لئے مقاد ملی کا تقاضا یہی ہے کہ میں آپ سے براہ راست مخاطبت کا شرف حاصل کروں"

(زمیندار ۱۸ جولائی ۵۲ء)

مسلم لیگ اور پاکستان کے شیفتہ۔ حضرت قائداعظم رحمۃ اللہ کے جانشین۔ متدین۔ قائم اللیل اور صائم الدہر بزرگ جن کا زہد وورع دیکھ کر قرون اولےٰ کے مسلمانوں کی یاد تازہ ہوجاتی ہے جن کو

*Gentleman Premier*

شریف النفس وزیراعظم کا لقب دیا گیا ہے۔ مولوی ظفر علی کا فرزند ارجمند جو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ کر جھوٹ بول سکتا ہے۔ مطالبہ کرتا ہے۔

اس ظفراللہ خان کو وزارت خارجہ سے ہٹادو۔ جس ظفراللہ خان کو خود قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے جن کے خواجہ صاحب جانشین ہیں بڑے فخر کے ساتھ وزیرخارجہ بنایا تھا۔

گویا خواجہ ناظم الدین بھی مولوی ظفر علی خان اور اختر علی خان ہیں کہ جو

اس

## مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام

کو بے نقط سناتے ہیں۔ جن کی نسبت اول الذکر کے والد ماجد اور ثانی الذکر کے جد امجد منشی سراج الدین صاحب بانی "زمیندار" نے ان الفاظ میں شہادت حق ادا کی ہے۔

"ہم چشمدید شہادت سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ جوانی میں بھی (آپ) نہائت صالح اور متقی بزرگ تھے۔ کاروبار ملازمت کے بعد ان کا تمام وقت مطالعۂ دینیات میں صرف ہوتا تھا۔ عوام سے کم ملتے تھے ۱۸۷۷ء میں ہمیں ایک شب قادیان میں آپ کے یہاں مہمانی کی عزت حاصل ہوئی۔ ان دنوں میں بھی آپ عبادت اور وظائف میں اس قدر محو ومستغرق تھے کہ مہمانوں سے بھی بہت کم گفتگو کرتے تھے"

(اخبار زمیندار مئی ۱۹۰۸ء)

یہ ہے اندھے کا لٹھ نہ اپنا دیکھتا ہے نہ بیگانہ

# "زمیندار" کی فکرونظر

وہ جن کی شان میں رطب اللساں ہیں مصروعرب
عراق وطونس وایراں میں جن کی عزت ہے

وہ جن کو قائداعظم کے خاص ہاتھوں سے
امورِ خارجہ کی دی ہوئی وزارت ہے

ہے ان پہ طعنہ زن ولاف گو زمیندار آج
ہمیں تو شپرہ چشمی پہ اس کی حیرت ہے

اسی پہ آج یہ چسپاں ہے شعر سعدی کا
اسی کی ذات پہ اس شعر میں اشارت ہے

"ہنر بہ چشم عداوت بزرگ تر عیبے است
گل است سعدی ودر چشم دشمناں خاراست"

## حوالہ جات میں تحریف وتبدل کو جرم قرار دیا جائے

آجکل احراری اخبار آزاد اور دوسرے اخبارات خاصکر روزنامہ زمیندار افترا پردازی سے کام لیکر احمدیہ لٹریچر کے حوالوں کو محرف ومبدل کرکے اشتعال انگیزی اور عوام میں غلط فہمیاں ڈالنے کے لئے شائع کررہے ہیں۔ ہم ارباب حکومت مسلم لیگی راہنماؤں اور دیگر ذمہ وار اہل اسلام اور منصف مزاج مدیران جرائد کی خدمت میں گزارش کرتے ہیں کہ جب تک وہ اصل کتاب یا اخبار نہ دیکھ لیں جس سے حوالے لینا ظاہر کیا گیا ہے ایسے حوالوں پر یقین نہ کریں۔

خاص طور پر ہم حکومت سے درخواست کرتے ہیں کہ جب ایسے حوالوں کا سوال ہو تو وہ ضرور تمام ایسے حوالوں کے متعلق تحقیقات کرے۔ اور ایسا قانون بنائے کہ اصل حوالوں میں تحریف وترمیم کرکے شائع کرنا قابل سزا جرم قرار دیا جائے گا۔ جب تک ایسا قانون نہ بنایا جائیگا۔ ملک میں غلط حوالوں کی بنا پر جو اشتعال انگیزی اور منافرت پھیلائے کا امکان ہے رفع نہیں ہوسکتا اور ملک میں بدامنی نہیں رک سکتی۔

# تازہ فہرست چندہ امداد درویشاں وغیرہ

## (از مورخہ ۱۹/۶/۵۲ تا ۱۲/۷/۵۲)

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے

سابقہ اعلان کے بعد جو رقوم دفتر ہذا میں امداد درویشاں و فدیہ رمضان و صدقہ وغیرہ کے حساب میں موصول ہوئی ہیں۔ ان کی فہرست درج ذیل کی جاتی ہے۔ اللہ تعالےٰ ان سب بھائیوں اور بہنوں کو جزائے خیر دے۔ جنہوں نے اس کار خیر میں حصہ لیا ہے اور دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔ میری طبیعت اس وقت علیل ہے زیادہ نہیں لکھ سکتا۔ اس مختصر شکریہ اور دعا پر ختم کرتا ہوں کہ جزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ فقط والسلام (خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ) ۲/۷/۵۲

(۱) فاطمہ بانو صاحبہ اہلیہ محمد یحییٰ خاں صاحب مرحوم بذریعہ قاضی محمد عبد اللہ صاحب ربوہ (امداد درویشاں) ۵/-/-
(۲) شیخ مختار نبی صاحب ٹھیکیدار البصیر پور ضلع منٹگمری (فدیہ رمضان) ۱۵/-/-
(۳) حبیب الرحمٰن صاحب ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ (امداد درویشاں) ۱۰/-/-
(۴) مبشر احمد صاحب چمبر ضلع حیدر آباد سندھ (صدقہ برائے درویشاں) ۱۰/-/-
(۵) اہلیہ چوہدری محمود احمد صاحب بھٹی کراچی (فدیہ رمضان) ۱۵/-/-
(۶) نعمت اللہ خاں صاحب جیمس آباد سندھ (برائے مٹھائی درویشاں) ۵/-/-
(۷) اقبال احمد خاں صاحب ایاز واقفِ زندگی جاکے ضلع سیالکوٹ (امداد درویشاں) ۱/-/-
(۸) بیگم صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب کراچی (برائے درویشاں قادیان) ۱۳۰/-/-
(۹) 〃 〃 〃 (صدقہ) ۵۰/-/-
(۱۰) کیپٹن محمد حسین صاحب چیمہ معرفت پاک بیس پوسٹ کیو (فدیہ رمضان) ۸/۸/-
(۱۱) 〃 〃 〃 (فطرانہ) ۲/۸/-
(۱۲) 〃 〃 〃 (صدقہ) ۵/-/-
(۱۳) ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب صدیقی میر پور خاص معہ اہلیہ صاحبہ (فدیہ رمضان) ۵۰/-/-
(۱۴) والدہ چوہدری فضل احمد صاحب مینیجر کریم نگر محمد آباد سندھ (صدقہ برائے درویشاں) ۶/-/-
(۱۵) فہمیدہ بیگم کیپٹن عبد اللطیف صاحب تیج گاؤں ڈھاکہ (امداد درویشاں) ۱۵/-/-
(۱۶) سلیمہ خورشید صاحبہ اہلیہ کیپٹن انور احمد صاحب لاہور چھاؤنی از طرف خود و والدہ صاحبہ مرحومہ (صدقہ برائے درویشاں) ۱۰/-/-
(۱۷) مبارکہ سلطان صاحبہ بیگم سید ارتضیٰ علی صاحب الحمراء کراچی (امداد درویشاں) ۴۰/-/-
(۱۸) بذریعہ حمیدہ عارفہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کوئٹہ (امداد درویشاں) ۳۰/-/-
(۱۹) بقاء اللہ صاحب احمدی خداداد کالونی کراچی (فدیہ رمضان دو سال برائے درویشاں) ۳۰/-/-
(۲۰) ڈاکٹر محمد رمضان صاحب کوہاٹ (فطرانہ) ۴/۱۴/-
(۲۱) کیپٹن محمد حسین صاحب چیمہ کاکول (صدقہ) ۵/-/-
(۲۲) خواجہ محمد شریف صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی پوسٹ ماسٹر پشاور چھاؤنی از طرف اہلیہ صاحبہ خود (فدیہ رمضان) ۱۰/-/-
(۲۳) امۃ اللہ بشریٰ ممتاز بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر عبید اللہ خان صاحب گوالمنڈی لاہور (بلا تفصیل) ۵/-/-
(۲۴) سیدہ ممتاز جہاں بخاری اہلیہ ابو ظفر حنیف صاحب ایچیسن کالج لاہور (فدیہ رمضان) ۱۵/-/-
(۲۵) بابو نور محمد صاحب اوور سیئر علی پور گھلوان ضلع مظفر گڑھ (شکرانہ خواب) ۵/-/-
(۲۶) اہلیہ چوہدری محمد عبد اللہ صاحب حلوائی مشن روڈ کوئٹہ از طرف لجنہ اماء اللہ اسلام آباد کوئٹہ (امداد درویشاں) ۴/-/-
(۲۷) بیگم کرنل ڈاکٹر محمد عطاء اللہ صاحب پشاور روڈ راولپنڈی (امداد درویشاں) ۲۰/-/-
(۲۸) 〃 〃 〃 〃 از طرف والدہ صاحبہ خود (فدیہ رمضان) ۲۰/-/-
(۲۹) عبد القدیر صاحب واقفِ زندگی ناصر آباد سندھ (امداد درویشاں) ۵/-/-
(۳۰) ڈاکٹر سلیمہ اختر صاحب انچارج وومین سیکشن سول ہسپتال جھنگ (امداد درویشاں) ۲۰/-/-
(۳۱) اہلیہ صاحبہ مولوی رحمت اللہ صاحب باغانوالہ مرحوم بذریعہ چوہدری فیض عالم خانصاحب ایڈیٹر مصلح کراچی (فدیہ رمضان برائے درویشاں قادیان) ۱۵/-/-
(۳۲) شیخ محمد عبد اللہ صاحب منڈی رنگی گھوکھا مارکیٹ لائلپور (امداد درویشاں) ۲۵/-/-
(۳۳) 〃 〃 〃 〃 (تعمیر چار دیواری بہشتی مقبرہ) ۵/-/-
(۳۴) سردار بشیر احمد صاحب رسول از طرف ڈاکٹر مسز سعیدہ اختر مظفر علی کراچی (صدقہ برائے درویشاں) ۱۰/-/-
(۳۵) محمد احمد صاحب حیدر آبادی رتن باغ لاہور (فدیہ رمضان برائے درویشاں) ۵/-/-
(۳۶) چوہدری محمد اسلم صاحب بی۔ اے جڑانوالہ (امداد درویشاں) ۵/-/-
(۳۷) حوالدار چوہدری صلاح الدین صاحب ڈھاکہ (امداد درویشاں) ۶/-/-
(۳۸) فدا محمد صاحب معرفت غلام نبی کارپوریشن لمیٹڈ بنک سکوائر لاہور (بلا تفصیل) ۵/-/-
(۳۹) 〃 〃 〃 〃 (برائے امداد درویشاں قادیان) ۵/-/-
(۴۰) ایچ ایم مرغوب اللہ صاحب جنبہ دواخانہ شیخوپورہ (امداد درویشاں) ۱۰/-/-
(۴۱) سعید احمد صاحب اشرف آرڈیننس ڈپو ہربنس پورہ لاہور (صدقہ درویشاں قادیان) ۱۰/-/-
(۴۲) شیخ محمد سعید صاحب احمدی دریا خاں میانوالی (برائے صدقہ بکرا مستحقین) ۲۰/-/-
(۴۳) سعیدہ ناصرہ صاحبہ اہلیہ ایم۔ اے ناصر ۱۰۵ . ۸ . R . A ربوہ کیمبلپور ایک عدد قمیص نقد
بذریعہ چوہدری قمر الدین صاحب دفتر الفضل لاہور (امداد درویشاں) ۵/-/-
(۴۴) اہلیہ صاحبہ چوہدری بدر الدین صاحب شہید راولپنڈی حال کیمبلپور (سلوار لٹھا ایک عدد و چپل ایک عدد)
(۴۵) نور محمد صاحب چک ۲۷۸ شیر کا ضلع لائل پور (امداد درویشاں) ۵/-/-

کل میزان = ۷۳۴/۱۴/-

# کیا احراریوں کی تاریخ تشدد سے خالی ہے؟

از مکرم محمد عبد الحق صاحب امرتسری گنج مغلپورہ

کراچی میں جماعت احمدیہ کے نام نہاد علماء کی ایک مجلس منعقد کی گئی تھی۔ اس کی کارروائی اخبار آزاد مورخہ ۱۳ جولائی میں شائع ہوئی ہے۔ اس مجلس میں احرار کے ایک بہت بڑے لیڈر محمد علی جالندھری نے ایک صریح کذب بیانی سے کام لیا محمد علی جالندھری نے اپنی تقریر میں کہا کہ

"مجلس احرار کی ساری تاریخ میں اگر تشدد کی ایک مثال بھی پیش کر دی جائے تو ہم مجرم ہوں گے۔"

(اخبار آزاد ۱۳ جولائی ۱۹۵۲ء صفحہ ۶ کالم ۲)

مولوی محمد علی جالندھری کی اس کذب بیانی کو بے نقاب کرنے کے لئے ہم چند مثالیں پیش کرتے ہیں اور یہ ثابت کرتے ہیں کہ احرار کا یہ پروپیگنڈا کہ احرار نے کبھی تشدد کی تلقین نہیں کی۔ کہاں تک درست ہے اگست ۱۹۳۹ء میں ایک جلسہ ہوا احرار نے جو کانگرس کے روح رواں تھے اس جلسہ میں جس قسم کا مظاہرہ کیا۔ اس کے متعلق لاہور میں جنرل سیکرٹری صوبہ کانگرس نے مندرجہ ذیل اعلان شائع کرکے احرار کے "عدم تشدد" کو بے نقاب کیا

"احرار اپنے شرمناک رویہ کے باعث اپنے اصلی رنگ میں پبلک کے سامنے آچکے ہیں"

اس موقعہ پر ایک درجن مسلمانوں نے جو اعلان شائع کیا۔ اس میں لکھا ہے کہ

"احرار نے کلہاڑیوں اور لاٹھیوں سے مسلح ہوکر اہل جلسہ پر اور سٹیج پر بیٹھے ہوئے معتقدر راہنماؤں پر حملہ کرکے جس ذہنیت کا ثبوت دیا وہ ان کی اخلاقی پستی کی آئینہ دار ہے۔ کوئی باأصول انسان اس طرز عمل پر اظہار افسوس و ملامت کئے بغیر نہ رہ سکے گا پنجاب کی ذی فہم پبلک، دیانت داری کے ساتھ یہ فیصلہ کر سکتی ہے ایسے لوگ جو اوچھے ہتھیاروں سے حکومت میں حصہ دار بننا چاہتے ہیں۔ وہ پبلک کے لئے کہاں تک مفید ہو سکتے ہیں"۔

صوبہ پنجاب کے کانگرسی جنرل سکرٹری اور ایک درجن مسلمانوں کے اعلان کے بعد کانگرسی اخبارات نے احرار کے "عدم تشدد" کی جو داد شجاعت دی ہے۔ وہ بھی ملاحظہ فرما دیں لکھا ہے۔

"احرار اپنے آپ کو کانگرس کا دوست کہتے رہے ہیں۔ اس لئے کانگرس کارکنوں اور لیڈروں کو اپنے ان دوستوں کی طرف سے غنڈے پن کے مظاہرہ کی ہرگز توقع نہ تھی۔ (اخبار ٹریبیون)

اخبار پرتاپ ۱۷ اگست ۱۹۳۹ء بعنوان "غنڈہ گردی" لکھتا ہے۔

"حملہ آور احراری تھے اور انہیں کانگرس کے خلاف یہ شکایت تھی کہ ڈاکٹر کچلو کو "امرتسر کی نشست کے لئے کانگرسی ٹکٹ کیوں دیا گیا"

اسی عنوان کے تحت ملاپ ۱۷ اگست ۱۹۳۹ء لکھتا ہے۔

"جلسہ شروع ہونے سے پہلے ہی کچھ احراری وہاں جمع ہو گئے تھے اور انہوں نے جلسہ میں خلل ڈالنے کی کوشش کی لیکن اس کے باوجود کارروائی جاری رہی۔ کچھ دیر بعد جب مفتی محمد نعیم لدھیانوی تقریر کرنے اٹھے تو ان احراریوں نے پھر گڑبڑ شروع کر دی اور فوراً ہی بعد

(باقی صفحہ ۷ پر)

# مکہ یا کعبہ گھومنے کی ساکھی اور سکھ لٹریچر

## (۴)

(از مکرم عباد اللہ صاحب گیانی امرتسری)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج سے نصف صدی قبل اس ساکھی کی تغلیط مندرجہ ذیل الفاظ میں فرمائی تھی:۔

"ایک جھوٹا قصہ کہ باوا صاحب جب مکہ میں گئے۔ تو جس طرف پاؤں کرتے تھے مکہ اسی طرف آجاتا تھا۔ کیا یہ جھوٹا قصہ مہادیو کی لٹوں سے گنگا نکلنے سے کچھ کم ہے"

(ست بچن صفحہ ۲۲)

حضور کے مقدس مسیح نے اس بے بنیاد ساکھی کی تغلیط جن الفاظ میں بیان فرمائی ہے۔ آج سکھوں کے بڑے بڑے محقق وودان اس کی تائید کر رہے ہیں۔ چنانچہ ایک مشہور سکھ وِدوان سردار جی سنگھ ریٹائرڈ پی۔ ایم۔ جی نے لکھا ہے کہ:۔

"اس مکہ کی ساکھی میں دو تین کرامتوں کا ذکر آتا ہے۔ ایک تو یہ ہے کہ راستہ میں گورو نانک صاحب کے اوپر بدلی کا سایہ کرنا اور دوسرے کعبہ کا منہ پھر جاتا تھا۔ اور مشرق سے شمال کی طرف رخ ہو جانا یہ ناممکن باتیں ہیں۔ کسی گورمکھ بھلے لوگ کے پورانے زمانے میں گھر بیٹھ کر انہیں درست تسلیم کر لینے سے یہ ممکن نہیں ہو سکتیں صوفی فقیروں کے حالات کا مطالعہ کر کے ہم نے دیکھا ہے۔ کہ کعبہ صرف ان کیلئے وہاں ہی نہیں گھومتا تھا۔ یا نزدیک آجاتا تھا۔ یا استقبال کے لئے اٹھ کھڑا ہوتا تھا۔ بلکہ ان کی حج کی نیت کو پورا کرنے کی غرض سے ہندوستان بھی آجاتا تھا۔ لیکن کعبہ یہ visions (وژنز) یا دیدہ و خواب میں ہی آتے تھے۔۔۔۔

۔۔۔۔ اس بات کا ہونا ناممکن نہیں۔۔۔۔ اور یہ نہیں کہ پتھر اور اینٹوں کا خانہ کعبہ کسی کے لئے لٹو کی طرح گھوم جاتا تھا۔ یا کسی کا طواف کرنا شروع کر دیتا تھا"

(ترجمہ از رسالہ پنجابی ساہت مارچ ۱۹۴۴ء)

ایک اور مقام پر سردار صاحب موصوف نے بیان کیا ہے:۔

"مکہ گھومنے یعنی کعبہ کے پھرنے کا خیال کہاں سے پیدا ہوا۔ صوفی فقیروں کی سوانح عمریوں سے ڈھونڈنے کی چنداں ضرورت نہیں۔ خود گورو گرنتھ صاحب میں درج شدہ بانی میں نام دیو کے لئے مندر کا گھومنا بیان کیا ہے۔۔۔۔ مکہ گھومنے کی ساکھی شروع سے آخر تک کسی بناوٹی اور جھوٹی نظر آتی ہے۔ نقل بھی کی ہے۔ تو ایسی کہ پڑھ کر نقل کرنے والے کی عقل پر رونا آتا ہے۔۔۔۔ پس یہ کہنا پڑتا ہے۔ کہ مکہ کی سرگذشت لکھنے والے نے نام دیو والی کہانی سرقہ کر کے اپنی بیوقوفی سے ایک بے معنی قصہ بنا کر لکھ دیا ہے"۔

(ترجمہ از رسالہ پنجابی ساہت اپریل ۱۹۴۴ء)

ایک اور سکھ وِدوان سردار دیوان سنگھ صاحب مفتون ایڈیٹر اخبار ریاست دہلی نے ایک مرتبہ اس ساکھی سے متعلق بیان کیا تھا کہ:۔

"سکھ تاریخ میں صرف انگریزوں کے ہندوستان میں دعاؤں کے باوجود تشریف لانے اور قیامت تک یہاں حکومت کا ذکر ہی نہیں۔ بلکہ اس میں بعض ایسی گپوڑ بازی کی گئی ہے۔ جس پر کوئی عقلمند یقین کرنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا۔ مثلاً گورو نانک مچھلی پر سوار ہو کر ہندوستان سے عرب گئے۔ اور وہاں آپ کی کرامت سے کعبہ کا رخ بدل گیا"

(اخبار ریاست دہلی ۲۳ جولائی ۱۹۴۵ء)

سردار دیوان سنگھ صاحب مفتون کے نزدیک مکہ یا کعبہ گھومنے والی ساکھی گپوڑ بازی ہے۔ اور کوئی عقلمند اسے درست تسلیم نہیں کر سکتا۔ اب جو لوگ اس من گھڑت ساکھی کو صحیح یقین کرتے ہیں۔ وہ غور فرمائیں۔ کہ مفتون صاحب کے اس ارشاد کی بنا پر وہ کیا قرار پائیں گے؟

سردار گوربخش سنگھ صاحب ایڈیٹر رسالہ پریت لڑی نے ایک مرتبہ اس ساکھی سے متعلق کچھ تفصیل سے بیان کیا تھا۔ اور لکھا تھا کہ:۔

"امرتسر میں ہمارا ہرمندر صاحب ہے۔ اس طرف ہم بھی پاؤں نہیں کرتے۔ ہم گورو گرنتھ صاحب کی طرف بھی پاؤں نہیں پھیلاتے۔ یہ ایک قدرتی جذبہ ہے۔ لیکن اگر کوئی پیر یا ولی ہمارے متبرک مقام کی طرف پاؤں کر دے۔ تو ہم اس کے متعلق کیا نہیں کہیں گے؟ اگر ہم اسے روکیں کہ وہ اس طرف پاؤں نہ کرے۔ تو کیا سارے عالموں پر قدرت رکھنے والے اچھے انسان کے لئے یہ پسندیدہ بات ہے کہ وہ ہمارے مقدس مقام کو چکر دیدے؟ بڑے لوگ اخلاق کی ذمہ داری سے آزاد نہیں ہوتے؟ یہ بہت بڑی توہین ہے۔ کہ کسی کی جائے پرستش کو صرف ایک انسان کی عقل ٹھیک کرنے کے لئے گھما دیا جائے۔

جہاں پر دکھ سب کے یکساں ہوتے ہیں۔ میں نادم ہونے کا حق رکھتا ہوں۔ کہ یہ روایت مشہور کرنے والوں نے باباصاحب سے انصاف نہیں کیا۔ طاقت رکھنا کوئی بری بات نہیں۔ طاقت کا اخلاق بھرا استعمال اصل خوبی ہے۔ گورو نانک صاحب مکہ گھمانے کی طاقت رکھتے تھے یا نہیں۔ یہ سوال میں نہیں اٹھاتا۔ مگر میرا یقین ہے کہ گورو نانک صاحب اگر اس قسم کی طاقت کے مالک بھی ہوتے تو وہ ایک یا دو مسلمانوں کے بڑے سے بڑے بے ادب رویہ پر بھی کروڑوں مسلمانوں کی دلآزاری نہ کرتے۔ ان کی شخصیت سے ہزار درجہ کم شخصیت بھی ایسا کرنے کے لئے آمادہ نہیں ہو سکتی"

(ترجمہ از رسالہ پریت لڑی ستمبر ۱۹۴۳ء)

سردار گوربخش صاحب کے اس بیان سے ظاہر ہے کہ مکہ یا کعبہ گھومنے والی ساکھی کا ماحصل مسلمانوں کی دلآزاری ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج سے نصف صدی قبل فرمایا تھا:۔

"اس قدر تو صحیح ہے۔ کہ چونکہ باوا صاحب ملّت اور مذہب کی رو سے اہل اسلام تھے۔ اس لئے حج کرنے کے لئے بھی گئے۔ لیکن واقعات صحیحہ پر ایسے حاشیئے چڑھا دینا جو سراسر عقل اور قرآن صحیحہ کے مخالف ہوں۔ کسی متدین کا کام نہیں جس شہر کی آبادی ایک لاکھ سے زیادہ ہے۔ وہ کیسے باوا صاحب کے پیروں کی طرف معہ تمام باشندوں کے بار بار آتا رہا۔ اور اگر مکہ سے مراد خانہ کعبہ ہے۔ تو پھر ایسا قصہ بجز اس کے کہ مسلمانوں کا دل دکھایا جائے اور ایک بیہودہ اور بے ثبوت یاوہ گوئی سے ان کو ستایا جائے۔ اور کوئی ماحاصل نہیں رکھتا"

(ست بچن صفحہ ۲۱)

گویا حضور کے مقدس مسیح نے اس من گھڑت ساکھی سے آج سے نصف صدی سے بھی زیادہ عرصہ قبل جو کچھ بھی فرمایا تھا۔ اس کی تائید موجودہ زمانہ کے سکھ علماء بھی کر رہے ہیں۔ اور برملا کہہ رہے ہیں کہ یہ ساکھی مسلمانوں کا دل دکھانے کے لئے بنائی گئی ہے۔ اور بابا صاحب کی طرف غلط طور پر منسوب کی گئی ہے۔

ایک اور سکھ وِدوان ماسٹر تارا سنگھ صاحب نے اس ساکھی سے متعلق اپنے خیالات کا اظہار مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا ہے:۔

"سکھ اتہاس کیا اور غیر سکھوں کے کیا اس قسم کی کرامتوں سے بھرے پڑے ہیں۔ اگر ہم ان پر یقین کر لیں۔ تو اس عالم کائنات کی تمام بناوٹ کا اصول ہی دھندلا ہو جائے گا۔ اس قسم کی یہ کرامت مکہ گھومنے کے سلسلے میں گورو نانک صاحب کے نام کے ساتھ جوڑ دی گئی معلوم ہوتی ہے۔ میرا یقین ہے کہ نہ تو کٹے ہوئے سر جڑ سکتے ہیں۔ اور نہ عمارت ہی پھر سکتی ہے۔ یہ تمام باتیں عقیدتمندوں اور اندھی تقلید کرنے والوں کی خود ساختہ ہیں۔ اور کچھ نہیں ماضی کے جہالت کے زمانہ میں شاید اس قسم کی ساکھیوں کی کوئی وقعت سمجھی جاتی ہو لیکن آج کے سائنٹیفک زمانہ میں اس قسم کی باتوں پر اعتبار کرنا اپنی تاریخ کی خود ہجو کرنے والی بات ہے"

(ترجمہ از لوک ساہت جنوری ۱۹۵۱ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس سلسلہ میں ارشاد فرمایا ہے:۔

"ایسے لوگوں کی نسبت جنہوں نے بے تحقیق باوا صاحب کی سوانح میں غلط باتیں ملا دیں ضرور یہ کہنا پڑتا ہے۔ جو انہوں نے احتیاط اور دیانت سے کام نہیں لیا۔ ۔۔۔۔ جن لوگوں نے باوا صاحب کو خدا کے برابر بنا رکھا ہے۔ اگر وہ بیت اللہ کی تحقیر کریں۔ تو ہم ان پر کیا افسوس کریں۔ ایسے زمانہ میں جو اکثر لوگ تربیت یافتہ ہو گئے ہیں۔ اور صدق اور کذب میں تمیز کرنے کا مادہ بہتوں میں پیدا ہو گیا ہے۔ ایسے لغو قصے مشہور کرنا اپنے مذہب کی آپ ہجو کرنا ہے۔ اگر باوا صاحب مکہ میں حج کی نیت سے گئے تھے۔ بلکہ کرامت دکھلانے گئے تھے۔ تو چاہیئے تھا۔ کہ کعبہ کو اسی طرف چھوڑ آتے جس طرف پیر تھے۔ اگر زیادہ نہیں تو اپنے مقام مخصوص سے دس بیس قدم ہی ادھر ادھر کر آتے یا اپنے پیچھے پیچھے کعبہ کو اپنے گھر تک لے آتے تاکہ اس کرامت کو دوسرے سکھ بھی دیکھ لیتے مگر چونکہ اب تک کعبہ اسی جگہ ہے۔ جس جگہ وہ قدیم سے چلا آتا ہے۔ اور مکہ والے باوا نانک صاحب کے نام سے بھی ناواقف ہیں قطع نظر اس سے جو کوئی ایسا عجیبہ یاد رکھتے ہوں۔ تو صاف ظاہر ہے کہ یہ نہایت مکروہ جھوٹ کسی شریر اللسان کا افتراء ہے"

(ست بچن صفحہ ۳۴)

الغرض مکہ گھومنے یا کعبہ پھرنے والی ساکھی بالکل غلط ہے یہی وجہ ہے کہ موجودہ زمانہ کے بعض سکھ وِدوان بھی اسے اپنی تصانیف میں نقل کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ چنانچہ اس وقت تک کئی ایسی کتب بھی شائع ہو چکی ہیں جنمیں اس ساکھی کا نام و نشان بھی نہیں (ملاحظہ ہو گورمت لیکچر صفحہ ۸۲ و نانک پرکاش مصنفہ گورمکھ سنگھ ناظم ٹپیالہ صفحہ ۵۲ مرت پربودھ صفحہ ۲۲۲ وغیرہ)

# لجنہ اماء اللہ لاہور کی کارگذاری

ذیل میں لجنہ اماء اللہ لاہور کی عرصہ چار سال کی رپورٹ درج کی جاتی ہے۔ اس عرصہ میں جن عہدیداران اور غیر عہدیداران بہنوں نے میرے ساتھ خاطرخواہ تعاون کیا۔ تہ دل سے ان کی ممنون ہوں۔

مستورات کی تنظیم کے پیش نظر ماہانہ جلسے رتن باغ اور جامعہ مسجد احمدیہ لاہور میں ہوتے رہے۔ بارہ نئے علاقہ جات قائم کئے گئے۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے حلقوں میں اچھا کام ہوتا رہا۔ متعدد کتابوں مثلاً نشانِ آسمانی۔ اخلاق احمدؑ۔ پیارے رسول کی پیاری باتیں۔ مقامات النساء وغیرہم کے امتحانات لئے گئے۔ نصاب لجنہ مرکزیہ کی جانب سے مقرر کیا جاتا رہا۔ رتن باغ میں ایک کلاس دینیات کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اور امتحان دیا۔ مرکز کے قیام لاہور کے دوران میں ماہ صیام میں تعلیم القرآن کلاس کھولی گئی۔

لجنہ اماء اللہ لاہور کی جانب سے جرمن سے آئی ہوئی نومسلم خاتون مس رقیہ صاحبہ کو مقامی عہدیداران کی موجودگی میں کوٹھی میں پارٹی دی گئی۔ اس سلسلہ میں میں محترمہ امۃ اللہ صادق صاحبہ کی بہت ممنون ہوں۔ جنہوں نے پارٹی کے سلسلہ میں میری بہت مدد کی۔ اور اسی طرح میں بیگم صاحبہ قاضی محمد اسلم صاحب کی بیحد مشکور ہوں۔ جنہوں نے انتظام پارٹی میں تعاون کیا۔ تحریک مسجد ہالینڈ کے سلسلہ میں چار پانچ جلسے ہوئے۔ تحریک تعمیر دفتر لجنہ کے سلسلہ میں پانچ چھ جلسے رتن باغ اور مسجد احمدیہ میں ہوئے۔ برکت علی اسلامیہ ہال میں خاکسارہ کے زیر انتظام سیرت النبیؐ کے کامیاب جلسے ہوتے رہے۔

شعبۂ مال:۔ مرکزیہ لجنہ کی جانب سے مختلف تحریکات میں لجنہ اماء اللہ لاہور کی ممبرات نے حصہ لیا۔ چونکہ تقریباً ڈیڑھ سال تک کام کرنے کے بعد سکرٹری صاحبہ مال نے استعفیٰ دے دیا تھا۔ اس لئے اس کے بعد یہ شعبہ میں نے سنبھال لیا۔ اور میری جانب سے اپریل ۵۲ء تک جو چندہ مشترکہ داخل خزانہ ربوہ ہو چکا ہے۔ وہ -/۱۳/۱ روپیہ کی رقم پر مشتمل ہے۔ نیز ۶/۴/۹۱ روپے کی رقم محترمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ سکرٹری مال لجنہ مرکزیہ کی موجودگی میں سکرٹری صاحب مال لاہور کو دیئے گئے۔ اور یہ رقم شامل کر کے ۶/۴/۴۰۲۰ روپے کی کل رقم ہے۔

تفصیل چندہ جات:۔ چندہ مسجد ہالینڈ حلقہ اسلامیہ پارک -/۱۹۰ روپے بمعہ دو عدد انگوٹھی طلائی اہلیہ چوہدری مظفر علی صاحب و اہلیہ چوہدری عبدالرحیم صاحب۔ حلقہ سول لائن -/۲۸۷ (بمعہ ایک عدد انگوٹھی جو داخل خزانہ ہوئی) حلقہ میکلوڈ روڈ -/-/۵۰ روپے۔ بھاٹی گیٹ -/-/۸۰ روپے نیلا گنبد -/-/۵۵ روپے۔ محمد نگر -/۶/۱۴ روپے۔ ہال روڈ -/۴/۱۶ روپے۔ ٹمپل روڈ -/-/۳۰ روپے۔ جیل روڈ -/۱۰۰ روپے۔ دہلی گیٹ -/۷۵ روپے۔ چابک سواراں -/۱۲/۵ روپے۔ مسلم ٹاؤن واچھرہ -/۲۶ مغلپورہ گنج -/۳۸ روپے۔ رتن باغ -/۷۵ روپے۔ موہنی روڈ -/۸ روپے۔ مصری شاہ -/۵۰ روپے موچی گیٹ -/۱۰۰ روپے۔ قیمت زیورات -/۲۰۰ روپے۔

چندہ تعمیر دفتر لجنہ:۔ حلقہ سول لائن -/۱۵۰ روپے۔ اسلامیہ پارک -/۱۵۶ روپے۔ ٹمپل روڈ -/۴۰ ڈیوس روڈ -/۳۰ روپے۔ ہال روڈ -/۵۵ روپے۔ جیل روڈ -/۱۲۵ روپے۔ گاف روڈ -/۳۰ روپے۔ دھرم پورہ -/۲۵ روپے۔ مغلپورہ گنج -/۶۰ روپے۔ میکلوڈ روڈ -/۲۲ روپے۔ نیلا گنبد -/۵۰ روپے۔ دہلی گیٹ -/۴۰ چابک سواراں -/۸۰ روپے۔ قلعہ باغ -/۲۷ روپے۔ بھاٹی گیٹ -/۱۰۰ روپے۔ محمد نگر -/۳۷ روپے رتن باغ -/۲۵ مسلم ٹاؤن -/۱۵ روپے۔ کل رقم -/۱۲۰۳ روپے۔

تفصیل ۶/۴/۹۱ روپے جو کہ سیکرٹری مال کو نقد دیئے گئے:۔ چندہ ممبری ۶/۴/۶۴ روپے۔ مسجد ہالینڈ بھاٹی گیٹ -/۵ روپے۔ ہال روڈ -/۵ روپے۔ اسلامیہ پارک تعمیر دفتر -/۱۰ روپے تعمیر دفتر دھرم پورہ -/۲۰ روپے۔ تعمیر دفتر چابکسواراں -/۵ روپے۔ کل رقم ۶/۴/۹۱ روپے۔

کل تفصیل چندہ مختلف تحریکات { چندہ مسجد ہالینڈ -/۱۶۸۰ روپے۔
چندہ تعمیر دفتر لجنہ -/۱۲۰۳ ”

مسجد مبارک ربوہ -/۱۰۱ روپے۔ دیباچہ تفسیر القرآن -/۴۰ روپے۔ غریب عورتوں کے لئے -/۲۰ روپے۔ چندہ حفاظت مرکز -/-/۷۵ روپے۔ چندہ ممبری -/۴/۹۹ روپے۔ سیکرٹری مال کو جو دیئے ۶/۴/۹۱ روپے۔

یہ کل رقوم -/-/۱۳/۱ روپے داخل خزانہ ربوہ ہو چکا ہے۔ کل چندہ جو میری جانب سے جمع ہوا۔ وہ ۶/۴/۴۰۲۰ روپے کی رقم پر مشتمل ہے۔

(امۃ اللہ ساقی صدر لجنہ اماء اللہ لاہور)

## کیا احراریوں کی تاریخ تشدد سے خالی ہے؟ (بقیہ صفحہ ۵)

(بقیہ صفحہ ۵)

لاٹھیوں اور کلہاڑیوں سے ڈاکٹر گوپی چند مفتی محمد نعیم پر حملہ کر دیا۔ احرار اپنے آپ کو آج تک کانگرس کے دوست ظاہر کرتے آئے ہیں۔ لیکن ۱۴ اگست کے مظاہرہ نے ان کے اس دھوکہ کو بڑی طرح بے نقاب کر دیا ہے۔ (ملاپ ۱۷ اگست)

یہ تھی کانگرس کے دوستوں کی عدم تشدد کی چند مثالیں اب ذرا مسلم لیگ کے متعلق احرار کا عدم تشدد کا پرچار سن لیجئے۔ لکھا ہے۔

”حضرات احرار نے لاہور اور امرتسر میں لگی لپٹی رکھے بغیر کہہ دیا کہ جناح پنجاب میں آئیں تو سہی۔ اگر آئیں تو جلسہ کر کے دکھائیں۔ اس دھمکی کے یہ معنی ہیں کہ احراری فتنہ فساد کے لئے کمربستہ ہو چکے ہیں۔ ..... مولوی مظہر علی اظہر نے یہ اعلان کیا کہ جناح کو لاہور میں جلسہ کرنے نہیں دیا جائیگا۔ اب دھمکی کا حقیقی مفہوم یہ ہے۔ کہ مسلم لیگیوں نے اگر گڈ وِل تبلیغ کے لئے کوئی قدم اٹھایا تو کلہاڑیاں

ان کی کھوپڑیوں میں پیوست نظر آئیں گی اور پاکستان کے شیدائیوں کو اپنے لہو میں نہا نہا کر عدم آباد کی راہ لینا پڑیگی۔ ان خون افشاں ارادوں سے ظاہر ہے۔ کہ احرار کے پاس دلائل و براہین کا کوئی حربہ نہیں رہا۔ اس لئے وہ سیاسی عقدے کلہاڑی کی نوک سے سلجھانا چاہتے ہیں۔ وہ زبان کا کام تیز دھار لوہے کے سپرد کر چکے ہیں“

(زمیندار ۲۳ ستمبر ۱۹۴۵ء)

مندرجہ بالا چند مثالیں احراری مولوی کی کذب بیانی کو بے نقاب کرنے کے لئے کافی ہیں۔ کیا علماء ایسے مولوی پر اعتماد کریں گے۔ جس کی جماعت نے علاوہ تلقین کرنے کے عملی طور پر تشدد کیا۔ جس کا ثبوت اوپر کی مثالوں میں موجود ہے۔ اور کیا ہم امید رکھیں کہ احراری مولوی آزاد میں اپنے مجرم ہونے کا اعلان کرے گا۔

# کسی شخص یا جماعت کو یہ حق نہیں کہ وہ کسی ایسے شخص کو مرتد یا کافر قرار دے جو اپنے آپکو مسلمان کہتا ہے

## اگر خدا اور رسولؐ کے مقابلہ میں ان ملاؤں کو اقتدار دیدیا گیا تو مسلمانوں اور یہودیوں میں کیا فرق رہ جائیگا

### رئیس الاحرار مولانا محمدؐ علی جوہر کا بیان

یہ سوال باقی رہتا ہے۔ کہ کیا احمدی جماعت مرتد ہے؟ اور اب وہ مسلمان نہیں رہی۔ ہمارے نزدیک احمدیوں کو مرتد اور کافر کہنا سخت ظلم اور ناانصافی ہے۔ جبکہ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں..... بے شک ان کے عقائد عام مسلمانوں سے بالکل الگ ہیں۔ اور ہم ان کو صحیح نہیں سمجھتے۔ مگر باوجود ان کے غلط عقائد کے ان کو کافر و مرتد کہنا صریح ظلم ہے۔ کیونکہ وہ اہل قبلہ ہیں۔ توحید۔ رسالت قرآن اور حدیث کو مانتے اور عبادات اور معاملات میں فقہ حنفی پر عمل کرتے ہیں۔ صوم و صلوٰۃ اور حج و زکوٰۃ کو فرض تسلیم کرتے ہیں۔ اور اس پر عمل کرتے ہیں۔ قرآن کو کلام الٰہی اور رسول اللہؐ کو افضل الرسل والانبیاء مانتے ہیں۔ باقی مرزا غلام احمدؐ صاحب کے متعلق جو خیال انہوں نے قائم کرلیا ہے۔ وہ ہر ایک لحاظ سے غلط و باطل ہے۔ مگر بہر صورت وہ قصور علم و کوتاہی فہم کی وجہ سے ہے۔ وہ آیات و احادیث میں تاویل کرتے ہیں۔ اور مؤول کو آج تک کسی نے کافر و مرتد نہیں کہا۔ مرتد کی تعریف یہ ہے۔ کہ جو اپنی زبان سے کہہ دے۔ کہ میں نے دین اسلام کو چھوڑ دیا۔ کسی دوسرے شخص یا جماعت کو یہ حق نہیں کہ کسی ایسے شخص کو وہ مرتد یا کافر قرار دے۔ جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہو۔ قرآن میں تو یہاں تک ہے۔ کہ لاتقولوا لمن القیٰ الیکم السلام لست مومنا۔ جو تم کو سلام کرے۔ اس سے مت کہو۔ کہ تو مومن نہیں۔

اگر قصور فہم و تاویلات بعیدہ کی بنا پر کفر و ارتداد کے فتوے نکلنے اور احکام جاری ہونے لگیں گے۔ تو کوئی فرد بھی کفر و ارتداد کی زد سے نہیں بچ سکتا۔ واقعہ یہ ہے۔ کہ قادیانی جماعت کے جو کچھ بھی عقائد ہیں۔ وہ آیات و احادیث کے سوفہم و قصور علم کی بنا پر ہیں۔ ایک آیت کے معنے جو ہم سمجھے ہوئے ہیں۔ وہ اس کے دوسرے معنے مراد لیتے ہیں۔ مگر ہماری طرح وہ بھی اپنے عقائد کے ثبوت میں آیات و احادیث کے معنی و مفہوم کو اپنے طور پر اپنے فہم و ادراک کے مطابق پیش کرتے ہیں۔ اور یہ مسلمہ مسئلہ ہے۔ کہ مؤول کو مرتد یا کافر نہیں قرار دیا جاسکتا۔

اگر مناظرانہ الزامات سے کفر و ارتداد کو معتبر قرار دیا جائے۔ تو پھر تمام فرقے ایک دوسرے کے نزدیک واجب القتل ٹھیرتے ہیں۔ بہت سے غالی اور متقشف علمائے احناف شیعوں کو بھی کافر سمجھتے ہیں۔ بالخصوص قائلین افک عائشہ رضؓ کو۔ اسی طرح شیعہ خوارج کو کافر کہتے ہیں۔ اور مناظرانہ حیثیت میں تمام فرقے ایک دوسرے کے عقائد کو باطل ٹھہراتے اور کفر و ارتداد سے تعبیر کرتے ہیں۔ بریلی کے دارالکفر سے سینکڑوں علمائے حق کی نسبت کفر کے فتوے صادر ہوئے۔ خصوصاً مولانا رشید احمدؒ صاحب محدث گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے لیکر حضرت شیخ الہند قدس سرہ العزیز تک تمام علمائے دیوبند ان کے نزدیک بالکل ہی مرتد و کافر تھے کیا یہ سب واجب القتل نہیں ٹھیرتے۔ اور کیا اس طریقہ پر ایک ایسے فتنہ کا دفتنہ کا مفہوم اصطلاح شرع میں یہ ہے۔ کہ کسی شخص کو اس لئے ستانا اور اس پر اس لئے ظلم روا رکھنا کہ وہ اپنے عقیدہ سے باز آجائے۔ جس طرح کفار مکہ مسلمانوں کو ستاتے تھے۔ اور صرف اللہ کو اپنا رب کہنے پر طرح طرح کے ظلم و ستم ان پر کرتے تھے۔ اور ان کو جلاوطن کردیتے تھے۔ جس کی طرف ذیل کی آیت میں اشارہ کیا گیا ہے۔ اذن للذین یقاتلون بانہم ظلموا وان اللہ علیٰ نصرہم لقدیر۔ الذین اخرجوا من دیارہم بغیر حق الا ان یقولوا ربنا اللہ) دروازہ نہیں کھل جانا۔ جو لا انتہا تباہی و بربادی کا باعث ہوگا.....‘‘

آگے چل کر اسی مضمون میں مولانا محمدؐ علی جوہر مرحوم افغانستان کی اسلامی حکومت کو مخاطب کرکے لکھتے ہیں۔ اور یہی خطاب آج حکومت پاکستان کے بھی مناسب اور موزون حال ہے۔

’’حکومت کا فرض ہے۔ کہ وہ تعصب اور دیوانہ پن کا مردانہ وار مقابلہ کرے۔ حق پر قائم رہنا چاہیئے۔ اور متعصب ملاؤں کو یہودیوں کی طرح ارباباً من دون اللہ کا درجہ دے کر ان کی شورش انگیزی اور فتنہ پردازی سے اس قدر خوف زدہ نہ ہونا چاہیئے۔ کہ جو کچھ وہ کہیں اسکو آیت و حدیث سمجھ لیا جاوے۔ اگر خدا و رسول کے مقابلہ پر ان ملاؤں کو یہ اقتدار دے دیا گیا۔ تو مسلمانوں اور ان یہودیوں میں کیا فرق رہ جائے گا۔ جو اپنے راہبوں کے ہفوات کو کلام وحی سمجھتے تھے۔

آج اگر ان ملاؤں کے جنون و تعصب کے آگے سر اطاعت خم کردیا گیا۔ تو جس طرح انہوں نے احمدیوں کو مرتد قرار دیا ہے۔ کل اسی طرح اگر کوئی شیعہ سنی ہوا۔ اور پھر شیعہ بن گیا۔ تو اس کو بھی مرتد کہہ کر اس کے رجم کا فتویٰ صادر کردیں گے۔ اور اس طرح ان کے باطل اقتدار کو روز افزوں ترقی ہوتی جائے گی۔

بہرحال جہاں تک ہماری حقیر معلومات ہیں۔ نیز وسیع النظر علماء سے گفتگو اور بحث و تمحیص کے بعد ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ نہ تو قتل مرتد محض بربنائے ارتداد واجب ہے۔ نہ احمدی مرتد ہیں ........ اس لئے ہم اس کے خلاف اپنی آواز بلند کرتے ہیں۔ اور امید کرتے ہیں۔ کہ اسلام کے صحیح شرعی احکام کے مطابق ضمیر کی کامل آزادی کا آئندہ پورا پورا احترام کیا جائے گا۔ اور متعصب ملاؤں کے شور و شغب سے اس روح اسلام کو پامال نہ ہونے دیا جائیگا۔ جو اس نے عالم انسانیت کو عطا فرمائی ہے۔

(’’ہمدرد‘‘ فروری ۱۹۲۵ء)

(بقیہ صفحہ اول)

اتنے مغلوب ہیں کہ ظفر اللہ خاں کی وہ تمام خدمات ان کے لئے بے معنی ہیں جو موصوف نے دنیائے اسلام کیلئے سرانجام دی ہیں۔ ’’قادیانیوں‘‘ کا نظریہ اسلام قطعی قابل قبول نہیں اور ہم یہ تسلیم نہیں کرسکتے کہ سرکار دو عالم نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین نہیں ہیں۔

لیکن قادیانیوں سے نظریاتی اختلاف کی بنا پر ظفر اللہ خاں کی خدمات پاکستان کو کیسے نظر انداز کیا جاسکتا ہے۔ دونوں معاملات بالکل الگ الگ ہیں۔ وزیر خارجہ ہوتے ہوئے انکی خدمات اسلام الگ ہیں اور انکا اپنا نظریہ ’’قادیانیت‘‘ بالکل الگ ہے۔‘‘ (صفحت روزہ ’’ساغر‘‘ کراچی مؤرخہ ۱۶ جولائی ۵۲ء جلد ۶ نمبر ۱۷)

## جامعۃ المبشرین کی عمارت کے لئے آپ کیوں چندہ دیں

اس لئے:

(۱) تبلیغ اسلام آپ کا نصب العین ہے۔
(۲) احمدیت کی آخری فتح تبلیغ کے ذریعہ مقدر ہے۔
(۳) تبلیغ ہی کے ذریعہ آپ نے دنیا کے کنارون تک پہنچنا ہے۔
(۴) تبلیغ میں سستی مسلمانوں کی تباہی کے مترادف ہے۔
(۵) جامعۃ المبشرین ہی وہ واحد تعلیمی ادارہ ہے۔ جس میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی ہدایت کے مطابق ’’تبلیغی نقطۂ نظر سے تعلیم کی تکمیل کرائی جاتی ہے۔
(۶) جامعۃ المبشرین میں ہی وکالت تبشیر کے مبشر اور دعوت و تبلیغ کے مبلغ تعلیمی اور تبلیغی ٹریننگ حاصل کرتے ہیں۔
(۷) جامعۃ المبشرین میں ہی امریکہ۔ انگلستان۔ یورپ۔۔ افریقہ۔ انڈونیشیا اور چین سے آئے ہوئے مبلغ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔
(۸) سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خواہش ہے۔ کہ ایسے اہم تعلیمی ادارہ کی عمارت بہت جلد بن جائے۔
(۹) اس وقت جامعۃ المبشرین پر جو ہزارہا روپیہ خرچ ہو رہا ہے۔ اس سے کما حقہ استفادہ ادارہ کی مستقل عمارت کا مقتضی ہے۔

پس جامعۃ المبشرین کی عمارت کا جلد از جلد بن جانا اشد ضروری ہے۔ کیونکہ ناموزون عمارت تعلیم میں روک ہے۔ دوسرے ملکوں سے آئے ہوئے طلباء کے لئے سخت مشکلات کا باعث ہے۔ اراکین جامعۃ المبشرین کو امید ہے۔ کہ مخلصین ان حقائق پر پوری سنجیدگی کے ساتھ غور فرمائیں گے۔ اور ان کی اہمیت کا احساس کرتے ہوئے اپنے آپ کو مشکلات میں ڈال کر بھی اپنے چندے جلد از جلد بھجوانے کی کوشش فرمائیں گے۔ اللہ تعالےٰ آپ کی مدد فرمائے اور حالات کے نازک ہونے سے ان پر قابو پانے کی اللہ تعالےٰ آپ کو توفیق عطا کرے۔ آمین۔

خاکسار پرنسپل جامعۃ المبشرین